

تفسیر القرآن

امتی پر حقوقِ مصطفیٰ
صَلَّى اللهُ تَعَالَى
عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ



اُمّت پر حقوقِ مصطفیٰ

مفتی ابوصالح محمد قاسم عطاری

آپ اللہ تعالیٰ کی طرف سے لائے ہیں۔ یہ حق صرف مسلمانوں پر نہیں بلکہ تمام انسانوں پر لازم ہے کیونکہ آپ تمام انسانوں کے لئے رسول ہیں اور آپ کی رحمت تمام جہانوں کے لئے اور آپ کے احسانات تمام انسانوں بلکہ تمام مخلوقات پر ہیں۔ جو یہ ایمان نہ رکھے وہ مسلمان نہیں، اگرچہ وہ دیگر تمام انبیاء عَلَیْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ پر ایمان رکھتا ہو۔ (2) رسول اللہ صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم کی نصرت و حمایت اللہ تعالیٰ نے روزِ میثاق تمام انبیاء و مرسلین عَلَیْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ سے اپنے حبیب صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی نصرت و مدد کا عہد لیا تھا اور اب ہمیں بھی آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی نصرت و حمایت کا حکم دیا ہے۔ صحابہ کرام رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ نے آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی تائید و نصرت میں جان، مال، وطن، رشتے دار سب کچھ قربان کر دیا۔ دورانِ جنگ ڈھال بن کر پروانوں کی طرح آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ پر نثار ہوتے رہے۔ فی زمانہ بھی آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی عزت و ناموس کی حفاظت، آپ کی تعلیمات و دین کی بقاء و ترویج کی کوشش اسی نصرت و حمایت میں داخل اور مسلمانوں پر لازم ہے۔ (3) رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی

تعظیم و توقیر ایک انتہائی اہم حق یہ بھی ہے کہ دل و جان، روح و بدن اور ظاہر و باطن ہر اعتبار سے نبی مکرم، رسولِ مختتم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی اعلیٰ درجے کی تعظیم و توقیر کی جائے بلکہ آپ سے نسبت و تعلق رکھنے والی ہر چیز کا ادب و احترام کیا جائے جیسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ملبوسات، نعلین شریفین، مدینہ طیبہ، مسجد نبوی، گنبدِ خضریٰ، اہل بیت، صحابہ کرام اور ہر وہ جگہ جہاں پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے پیارے

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿إِنَّا أَمَرْنَا سَلْمَكَ شَاهِدًا أَوْ مَبِيتًا وَتَوْبِيرًا﴾ لِيَتَّوَمُنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَتَعَزُّرُوا لَهُ وَتُوقِرُوا لَهُ وَتَسْبِحُوهُ بِكَمَاتِهِ وَأَصْبِيلاً ﴿٩﴾

ترجمہ: بیشک ہم نے تمہیں گواہ اور خوشخبری دینے والا اور ڈر سنانے والا بنا کر بھیجا تاکہ (اے لوگو!) تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور رسول کی تعظیم و توقیر کرو اور صبح و شام اللہ کی پاکی بیان کرو۔ (پ 26، الفح: 8، 9)

یہ آیت مبارکہ رسول کریم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی عظمت و شان، مقام و منصب، اُمت پر لازم حقوق اور اللہ تعالیٰ کی تسبیح و عبادت کے بیان پر مشتمل ہے، اس کا خلاصہ یہ ہے کہ اے نبی! ہم نے تمہیں اُمت کے اعمال پر گواہ، اہل ایمان و اطاعت کو خوشخبری دینے اور کافر و نافرمان کو اللہ تعالیٰ کی گرفت اور عذاب کا ڈر سنانے والا بنا کر بھیجا ہے تاکہ اے لوگو! تم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور رسول کی نصرت و حمایت اور تعظیم و توقیر کرو اور صبح و شام اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرو۔ (خان، 4/103)

اُمت پر نبی کریم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے حقوق کے پہلو سے اس آیت کریمہ کو دیکھا جائے تو اس میں اللہ تعالیٰ نے آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے تین حقوق بیان فرمائے ہیں: ایمان، نصرت و حمایت اور تعظیم و توقیر۔ ہم ان تینوں حقوق کو کچھ تفصیل سے بیان کر کے مزید چند حقوق بیان کریں گے تاکہ علم میں اضافہ اور عمل کی توفیق ہو۔ (1) ایمان محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت و رسالت پر ایمان رکھنا فرض ہے اور یونہی ہر اس چیز کو تسلیم کرنا بھی لازم و ضروری ہے جو

2 رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت رسول اللہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا یہ بھی حق ہے کہ آپ کا ہر حکم مان کر اس کے مطابق عمل کیا جائے، جس بات کا حکم ہو اسے بجا لائیں، جس چیز کا فیصلہ فرمائیں اسے قبول کریں اور جس چیز سے روکیں اُس سے رُک جائے۔ 3 رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

سے سچی محبت امتی پر حق ہے کہ وہ دنیا کی ہر چیز سے بڑھ کر اپنے آقا و مولا، سید المرسلین، رحمۃ اللعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے سچی محبت کرے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی محبت روح ایمان، جان ایمان اور اصل ایمان ہے۔ 4 رسول اللہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر مبارک و نعت سرور موجودات، باعث تخلیق کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی مدح و ثنا، تعریف و توصیف، نعت و منقبت، نشر فضائل و کمالات، ذکر سیرت و سنن و احوال و خصائل و شمائل مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور بیان حسن و جمال کو دل و جان سے پسند بھی کریں اور ان اذکار مبارک سے اپنی مجلسوں کو آراستہ کرتے ہوئے اپنی زندگی کا معمول بھی بنالیں۔ قرآن پاک رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے فضائل و محاسن اور شان و مرتبہ کے ذکر مبارک سے معمور ہے، تمام انبیاء و مرسلین علیہم الصلوٰۃ والسلام حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت و فضیلت بیان فرماتے رہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے لئے ذکر و نعت مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم و وظیفہ زندگی اور حرز جان تھا۔ دور صحابہ سے آج تک یہ سلسلہ جاری و ساری ہے اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے خوش نصیب مداحوں نے نظم و نثر کی صورت میں اتنی نعتیں لکھ دی ہیں کہ اگر انہیں ایک جگہ کتابی صورت میں جمع کیا جائے تو بلا مبالغہ یہ ہزاروں جلدوں پر مشتمل، دنیا کی سب سے ضخیم کتاب ہوگی۔

اللہ تعالیٰ ہمیں نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے تمام حقوق بحال لاتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔

پیارے قدم مبارک لگے، ان سب کی تعظیم کی جائے۔ ادب و تعظیم میں یہ بھی داخل ہے کہ اپنی زبان و بدن اور اقوال و افعال میں امور تعظیم کو ملحوظ رکھے جیسے نام مبارک سنے تو درود پڑھے، سنہری جالیوں کے سامنے ہو تو آنکھیں جھکالے اور دل کو خیال غیر سے پاک رکھے، گنبدِ خضریٰ پر نگاہ اٹھے تو فوراً ہاتھ باندھ کر درود و سلام کا نذرانہ پیش کرے۔ اسی ادب و تعظیم کا ایک نہایت اہم تقاضا یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے گستاخوں اور بے ادبوں کو اپنے جانی دشمن سے بڑھ کر ناپسند کرے، ایسوں کی صحبت سے بچے، ان کی کتابوں کو ہاتھ نہ لگائے، ان کا کلام و تقریر نہ سنے بلکہ ان کے سائے سے بھی دور بھاگے اور اگر کسی کو بارگاہِ نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں ادنیٰ سی گستاخی کا مرتکب دیکھے تو اگرچہ وہ باپ یا استاد یا پیر یا عالم ہو یا دنیوی و جاہت والا کوئی شخص، اُسے اپنے دل و دماغ سے ایسے نکال باہر پھینکے جیسے مکھن سے بال اور دودھ سے مکھی کو باہر پھینکا جاتا ہے۔

مذکورہ بالا حقوق کے ساتھ ساتھ علماء و محدثین نے اپنی کتب میں دیگر ”حقوقِ مصطفیٰ“ کو بھی بڑی تفصیل کے ساتھ بیان کیا ہے، یہاں اختصار کے ساتھ مزید 4 حقوق ملاحظہ ہوں:

1 رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت مبارک اور سنتوں کی پیروی کرنا ہر مسلمان کے دین و ایمان کا تقاضا اور حکمِ خداوندی ہے۔ آسمان ہدایت کے روشن ستارے یعنی صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور سلف صالحین اپنی زندگی کے ہر قدم پر حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے طریقے پر چلنے کو مقدم رکھتے اور اتباعِ نبوی سے ہرگز انحراف نہ کرتے۔ اس اتباع میں فرض و واجب امور بھی ہیں اور مؤکد و مستحب چیزیں بھی۔ بزرگانِ دین دونوں چیزوں میں ہی کامل اتباع کیا کرتے تھے، اسی لئے کتبِ احادیث و سیرت میں صرف فرائض و واجبات کا بیان ہی نہیں بلکہ سنن و مستحبات اور آداب و معاملات و معاشرت کا بھی پورا پورا بیان ملتا ہے۔